ہفتہ وار رسالہ:391
WEEKLY BOOKLET:391

تقریباً 36 سال پہلے کا بیان

بے نمازی کی سزائیں

(صفحات:17)

بے نمازی کی دنیا میں 5 سزائیں 06
جہنم انتہائی سیاہ ہے 12
اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہ ہوں 13
وضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

بے نمازی کی سزائیں

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "بے نمازی کی سزائیں" پڑھ یا سُن لے اُسے پکا نمازی بنا اور اُس کی ماں باپ سمیت بے حساب بخشش فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عُمر فاروق رضی اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِ اکرم صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (ترمذی، 2/28، حدیث:486)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میں نے ایسا کیوں کیا؟

حضرتِ ابو عثمان رضی اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سلمان فارسی رضی اللّٰہُ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ رضی اللّٰہُ عنہ نے اُس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑا اور اُسے ہِلایا یہاں تک کہ اُس کے پتّے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے ابو عثمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پوچھا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: ایک مرتبہ میں رحمتِ عالم صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اسی طرح کیا اور اُس درخت کی ایک خُشک ٹہنی کو پکڑ کر ہِلایا یہاں تک کہ اُس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو

گے کہ میں نے یہ عمل کیوں کیا؟میں نے عرض کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟اِرشاد فرمایا: بیشک جب مسلمان اچھی طرح وُضو کرتا ہے اور پانچ نَمازیں ادا کرتا ہے تو اُس کے گناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ﴿۱۱۴﴾ (پ12،ہود:114)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

(مسند امام احمد،9/178،حدیث:23768)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُلِلّٰہ! نماز ایک عظیم عبادت ہے، جو پابندی سے پڑھے گا وہ جنّت کا حق دار ہو گا اور جو نہیں پڑھے گا وہ عذابِ نار کا حق دار بنے گا۔ ہر مسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ اس کی فَرضِیَّت (یعنی فرض ہونے) کا اِنکار کفر ہے اور جو جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑے وہ فاسِق سخت گناہ گار اور عذابِ نار کا حق دار ہے۔ نماز ایک تاکیدی فریضہ ہے کہ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں نماز قائم کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ قرآنِ پاک اور اَحادیثِ مبارکہ میں بے نمازی کے لیے بہت سی سزائیں بیان فرمائی گئی ہیں جن میں سے چند سزائیں پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے:

بے نمازیوں کے لیے جہنّم کی خوفناک وادی

پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا

ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ

الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں)اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کنواں

بیان کی ہوئی آیتِ مُقدَّسہ میں ''غَیّ'' کا تذکرہ ہے، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''غَیّ'' جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام ''ہَب ہَب'' ہے، جب جہنّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اُس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدَستور (یعنی پہلے کی طرح بھڑکنے لگتی ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾﴾ (پ15، بنی اسرائیل:97) ''جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔'' یہ کُنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/434، حصہ:3بتغیر قلیل)

دُنیوی کُنواں

اے عاشقانِ نماز! خوفِ خُداوندی سے لَرز اُٹھو! اور گھبرا کر جَلد اپنے گناہوں سے توبہ کرلو! بیان کی ہوئی رِوایت میں بے نمازیوں، شرابیوں، زانیوں، سُود خوروں اور والدین کو اِیذا دینے والوں کے لیے درسِ عبرت ہے، اس خوفناک کنویں کو سمجھنے کے لیے کبھی کسی دُنیوی گہرے کنویں کے کنارے کھڑے ہو کر اُس کی گہرائی میں ذرا نظر ڈالئے اور سوچئے کہ اگر دُنیا کے اِس کنویں ہی میں قید کردیا جائے تو کیا اِس سزا کو برداشت کرسکیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جہنّم کے خوفناک کُنویں کا عذاب کیونکر برداشت ہوسکے گا!

(فیضانِ نماز، ص422)

بغیر گوشت کے چہرے

”قُرَّۃُ العیون“ میں نقل کردہ ایک حدیثِ پاک میں یہ مضمون ہے کہ اُمتِ مصطفےٰ کے دس اَفراد ایسے ہیں جن پر اللہ پاک بروزِ قیامت غضبناک ہو گا، اُن کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیوں کا ڈھانچا ہوں گے اور انہیں جہنّم کی طرف لے جانے کا حُکم صادِر فرمائے گا، وہ دس اَفراد یہ ہیں: ﴿1﴾ بوڑھا زانی ﴿2﴾ گمراہ پیشوا ﴿3﴾ شراب کا عادی ﴿4﴾ ماں باپ کا نافرمان ﴿5﴾ چغل خور ﴿6﴾ جھوٹی گواہی دینے والا ﴿7﴾ زکوٰۃ نہ دینے والا ﴿8﴾ سود خور ﴿9﴾ ظالم اور ﴿10﴾ بے نمازی۔ مگر بے نمازی کے لیے دُگنا (یعنی ڈبل) عذاب ہو گا اور بے نمازی بروزِ قیامت اِس حال میں اُٹھے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے اور فرشتے اُس کی پٹائی کر رہے ہوں گے، جنت اُس سے کہے گی: ”نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے۔“ اور جہنّم کہے گا: میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے، اللہ پاک کی قسم! یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دوں گا۔ اُس وقت اُس (بے نمازی) کے لیے دوزَخ کا دروازہ کھل جائے گا اور وہ تیز رفتار تیر کی مانند اس کے دروازے میں داخل ہو گا، اور اُس کے سر پر ہتھوڑے مارے جائیں گے اور جہنم کے اُس طبقے میں ہو گا جس میں فرعون، ہامان اور قارون ہوں گے۔

(قرۃ العیون، ص384 ملخصاً۔ نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص18، 19 ملخصاً)

بے نمازی کے لیے نہ نور ہو گا اور نہ دلیل اور نَجات

میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص نماز کی حِفاظت کرے، اُس کے لیے نماز قِیامت کے دِن نور و دلیل اور نَجات ہو گی اور جو اِس کی حفاظت نہ کرے اُس کے لیے بروزِ قِیامت نہ نور ہو گا اور نہ دلیل ہو گی اور نہ نَجات۔ اور وہ شخص

www.dawateislami.net

قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف کے ساتھ ہو گا۔

(مسند امام احمد، 2/574، حدیث:6587)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (حدیثِ پاک کے یہ الفاظ: جس نے نماز کی حفاظت کی) اِس طرح کہ نماز ہمیشہ پڑھے، صحیح پڑھے، دل لگا کر اِخلاص کے ساتھ اَدا کیا کرے، یہی معنٰی ہیں نماز قائم کرنے کے جس کا حکم قرآنِ کریم نے بارہا دیا: ﴿ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ﴾ (پ1، البقرۃ:43) (یعنی نماز قائم رکھو) اور حدیثِ پاک کے اِس حِصّے (نماز بروزِ قیامت نور و دلیل و نَجات ہوگی) کے بارے میں فرماتے ہیں: قیامت میں قبر بھی داخل ہے کیونکہ موت بھی قیامت ہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز قبر میں اور پُل صِراط پر روشنی ہوگی کہ سجدہ گاہ تیز بیٹری کی طرح چمکے گی اور نماز اُس کے مؤمن بلکہ عارِف بِاللہ (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والا) ہونے کی دلیل ہوگی نیز اِس نماز کے ذَرِیعے سے اُسے ہر جگہ نَجات مِلے گی (یعنی چُھٹکارا ملے گا) کیونکہ قِیامت میں پہلا سوال نماز کا ہوگا، اگر اِس میں بندہ کامیاب ہو گیا تو اِن شاءَ اللہ آگے بھی کامیاب ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/367-368)

بے نمازی کی 15 سزائیں

اللہ پاک کے آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: "جو نماز کی پابندی کرے گا، اللہ پاک پانچ باتوں کے ساتھ اُس کا اِکرام (یعنی عزّت) فرمائے گا: ﴿1﴾ اس سے تنگی اور ﴿2﴾ قبر کا عذاب دور فرمائے گا ﴿3﴾ اللہ پاک نامۂ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دے گا ﴿4﴾ وہ پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے گا اور ﴿5﴾ جنّت میں

بغیر حساب داخل ہو گا اور جو سُستی کی وجہ سے نماز چھوڑے گا، اللہ پاک اسے ”15 سزائیں“ دے گا: پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔

دنیا میں ملنے والی پانچ سزائیں

﴿1﴾ اُس کی عمر سے بَرَکت ختم کر دی جائے گی ﴿2﴾ اس کے چہرے سے نیک بندوں کی نشانی مٹا دی جائے گی ﴿3﴾ اللہ پاک اُسے کسی عمل پر ثواب نہ دے گا ﴿4﴾ اُس کی کوئی دُعا آسمان تک نہ پہنچے گی اور ﴿5﴾ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔

موت کے وقت دی جانے والی تین سزائیں

﴿1﴾ وہ ذلیل ہو کر مَرے گا ﴿2﴾ بھوکا مَرے گا اور ﴿3﴾ پیاسا مَرے گا اگرچہ اُسے دنیا بھر کے سمندر پلا دیئے جائیں پھر بھی اُس کی پیاس نہ بجھے گی۔

قبر میں دی جانے والی تین سزائیں

﴿1﴾ اُس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخِل ہو جائیں گی ﴿2﴾ اُس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دِن رات اَنگاروں پر لَوٹ پَوٹ ہوتا رہے گا اور ﴿3﴾ قبر میں اس پر ایک اَژدَھا (یعنی بہت بڑا سانپ) مُسَلَّط کر دیا جائے گا جس کا نام اَلشُّجاعُ الْاَقْرَع (یعنی گنجا سانپ) ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی، جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مَسافت (یعنی فاصلے) تک ہو گی، وہ مَیِّت سے کلام (یعنی بات) کرتے ہوئے کہے گا: ”میں اَلشُّجاعُ الْاَقْرَع (یعنی گنجا سانپ) ہوں۔“ اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہو گی، وہ کہے گا: ”میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ نمازِ فجر

www.dawateislami.net

ضائع کرنے پر طلوعِ آفتاب (یعنی سورج نکلنے) تک مارتا رہوں اور نمازِ ظہر ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نمازِ عصر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نمازِ مغرب ضائع کرنے پر عشا تک مارتا رہوں اور نمازِ عشا ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔" جب بھی وہ اسے (یعنی مردے کو) مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک زمین میں دھنس جائے گا اور وہ (نماز ترک کرنے والا) قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔

قیامت میں ملنے والی 3 سزائیں

﴿1﴾ وہ حساب کی سختی ﴿2﴾ ربِّ قہّار کی ناراضی اور ﴿3﴾ جہنم میں داخلہ ہیں۔[1]

(کتاب الکبائر للامام الحافظ الذہبی، ص24)

وضاحت: بیان کردہ حدیثِ پاک میں 15 سزاؤں کا تذکرہ ہے مگر تفصیل 14 سزاؤں کی بیان ہوئی ہے شاید راوی پندرھویں سزا بھول گئے۔ البتّہ فَقِیہ ابُو اللَّیث سَمَرقَندی رحمۃُ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت میں مکمّل 15 سزاؤں کا تذکرہ ہے جن میں یہ شامل کرلیں تو 15 کاعدد پورا ہو جاتا ہے۔ "دنیا میں اِس سے مخلوق نفرت کرے گی۔"

(قرۃ العیون مع الروض الفائق، ص383)

نمازوں میں سُستی کرنے والے سوچیں! کیا اُنہیں منظور ہے کہ اُن کی عمر سے برکت اُٹھالی جائے! کیا اُنہیں منظور ہے کہ اُن کی دُعائیں قبول نہ ہوں! کیا اُنہیں منظور ہے کہ نیک لوگوں کی دُعائیں ان کے حق میں قبول نہ ہوں! کیا اُنہیں منظور ہے کہ نمازوں میں سُستی کرنے کے سبب وہ ذِلّت کی موت مارے جائیں! کیا اُنہیں منظور ہے کہ مرتے وقت اُنہیں

---

1 ... مُتَعَدّد مُحَدِّثین نے اِس روایت کی اَسناد پر جَرح فرمائی ہے تاہم کئی علمانے وعظ و نصیحت کی کتابوں میں اسے شامل بھی کیا ہے۔ لہٰذا بے نمازیوں کو نمازوں کے قریب لانے کیلئے اس روایت کو شامل کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

ایسی شِدّت کی پیاس لگی ہو کہ سمندروں کا پانی پلانے کے باوجود اُن کی پیاس نہ بجھے! کیا اُنہیں منظور ہے کہ قبر اِس طرح دَبائے کہ اُن کی پسلیاں ٹوٹ پُھوٹ کر ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں! کیا اُنہیں منظور ہے کہ ان کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے اور وہ آگ میں اُلٹ پُلٹ ہوتے رہیں! کیا انہیں منظور ہے کہ قبر میں بہت بڑا سانپ ان پر مُسَلَّط کر دیا جائے جو اُنہیں ہر وقت مارتا رہے اور ایک بار مارے تو وہ 70 گز زمین میں دَھنس جائیں اور پھر وہ اپنے ناخن زمین میں داخل کر کے اپنا پنجہ ڈال کر انہیں نکالے اور پھر مارے! کیا انہیں منظور ہے کہ کل بروزِ قیامت آگ کا بادل ان کے سامنے آئے! کیا انہیں منظور ہے کہ اللہ پاک چَشمِ غضب سے ان کی طرف دیکھے جس کے سبب ان کے چہرے کی کھال اور گوشت جھڑ جائے! کیا انہیں منظور ہے کہ قیامت کے دن اللہ پاک ان سے سخت ناراض ہو جائے اور سختی سے حساب لے اور پھر جہنّم کا حکم سُنا دے! یقیناً یہ انہیں منظور نہیں ہو گا تو پھر اے بے نمازیو! حکمِ قرآنی: ﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (پ1، البقرۃ:43) ترجَمۂ کنز العرفان: ”نماز قائم رکھو۔“ پر عمل کرتے ہوئے نماز قائم کرنے والے بن جاؤ۔ دیکھو! نماز کا حکم اللہ پاک نے بھی دیا ہے، پیارے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی دیا ہے اور اللہ پاک کے اُن اَولیا نے بھی دیا ہے جن کے مزاراتِ طَیِّبات کی ہم زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ دیکھو! اگر ابھی نمازیں نہ پڑھیں تو مَرنے کے بعد پچھتانا پڑے گا، ہر شخص تمنّا کرے گا کہ اے کاش! مجھے دوگانہ پڑھنے کی اِجازت مل جائے اور میں اپنی قبر میں دو رَکعت نماز پڑھ لوں لیکن پھر موقع ہاتھ نہیں آئے گا تو ابھی سے اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ اے اللہ پاک! تو نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا تو ہم آج سے نمازوں کی پابندی کی نیت کرتے ہیں، یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم!

آپ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا تو ہم نے آج یہ طے کر لیا کہ اب ہم نمازیں پڑھیں گے، اے اللہ پاک کے اولیا! آپ نے ہمیں نماز پڑھنے کی تاکید کی تو ہم نے آج سے پکا عَہد کر لیا ہے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔

سُکون اللہ پاک کے ذِکر میں ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے بہت ساری دولت مل جائے لیکن قسمت کہ وہ مُفلِس ہو جاتا ہے، ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کبھی بیمار نہ ہو لیکن تقدیر کی بات ہے کہ وہ بیمار بھی پڑ جاتا ہے، ہر انسان کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت نازل نہ ہو لیکن آئے دن اسے مُشْکِلات کا سامنا رہتا ہے اور وہ مَصائِب و آلام سے دوچار ہوتا ہی رہتا ہے، ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ مجھے سُکون ملے لیکن وہ بے اِطمینانی کا شِکار ہو کر رہ جاتا ہے، ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ کبھی نہ مَرے لیکن بہر حال موت اُسے آلیتی ہے، وہ چاہتا ہے کہ میری جوانی برقَرار رہے لیکن بوڑھا ہو جاتا ہے، وہ چاہتا ہے میرے ہاتھ میں حکومت آجائے لیکن محکوم بَن کر رہتا ہے تو یوں انسان زبردستی یہ چاہتا ہے کہ اپنی مرضی چلائے لیکن نہیں چلا پاتا کیونکہ اس کی لگام کسی اور کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ جب چاہتا ہے اس کی لگام کھینچ لیتا ہے، بندہ اپنے طور پر بہت سرکشی کرتا ہے لیکن پھر بھی آخِر کار اس کے ظلم کا دور ختم ہو جاتا ہے۔ قدرت جب اِنْتِقام لیتی ہے تو بندے کی کچھ نہیں چلتی اور وہ بے بس ہو جاتا ہے۔ دیکھیے! فرعون بڑا سَرکش اور جابِر بادشاہ گزرا ہے، اس نے بڑا زور لگایا کہ کسی بھی طرح وہ حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام پر غَلَبہ پالے لیکن نہ پا سکا۔ فرعون کئی سو سال تک زندہ رہا اور عمر بھر تندرست بھی رہا لیکن

کیونکہ لگام کسی اور کے دستِ قدرت میں ہے، جب اس نے لگام کھینچی تو اتنا بڑا افرماں رَوا اور اتنا بڑا جابر بادشاہ دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔ نمرود کو دیکھ لیجئے کہ اللہ پاک نے اسے بڑی نعمتیں عطا فرمائیں مگر وہ نعمتوں کے مِلنے پر شُکر ادا کرنے کے بجائے پھول گیا اور اپنے رب کو بھول گیا یہاں تک کہ خُدا ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا، حضرت ابراہیم خَلِیْلُ الله علیہ السّلام پر غالب آنے کے لیے اس نے کیا کچھ نہیں کیا لیکن اتنا بڑا بادشاہ ہونے کے باوُجود ایک لنگڑے مچّھر کے ذریعے ہلاک ہوا۔ مُفسِّرِین فرماتے ہیں: جس مچھر نے نمرود کو ہلاک کیا وہ لنگڑا تھا اور اس نے ناک کے ذریعے دماغ میں پہنچ کر نمرود کا کام تمام کر دیا اور یوں نمرود ذلیل ہو کر مارا گیا۔ (تفسیر نعیمی، 3 / 61-62 ملخصًا) پتا چلا اس دنیا میں کسی کی مرضی نہیں چلتی اور لگام کسی اور کے دستِ قدرت میں ہے، وہ جب چاہتا ہے لگام کھینچ لیتا ہے تو پھر کیوں نہیں اسی کی طرف رُجوع کر لیتے جس کے دستِ قدرت میں لگام ہے۔ جب سب کچھ اسی کے پاس ہے، سب کچھ وہی کرتا ہے، وہی سب کچھ کرنے والا ہے، سبھی کو اسی نے پیدا کیا، وہی زندہ رکھے گا اور وہی مارے گا تو بندہ اس کی طرف کیوں رجوع نہیں کر لیتا؟

آج کل سکون کا مُتلاشی چاہتا ہے کہ مجھے سکون مل جائے اور اس مقصد کے لیے وہ انٹرنیٹ کھول لیتا ہے، گانے باجے سُنتا ہے، تاش کھیلتا ہے، شَطرنج بچھا لیتا ہے، فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے، شراب پینے لگ جاتا ہے اور پتا نہیں کیا کیا کرتا ہے لیکن اُسے سکون نہیں مل پاتا کیونکہ سکون ان چیزوں میں نہیں اور نہ ہی سکون میرے اور آپ کے اختیار میں ہے۔

یاد رکھیے! سکون جس کے دستِ قدرت (قبضے) میں ہے اس نے سکون کا ذریعہ ہی کچھ اور بتایا ہے۔ بہت سے لوگوں نے سکون حاصل کرنے کے لیے ٹی وی کھول لیے، گانے

باجے سننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے لگے کہ شاید سکون مل جائے مگر انہیں سکون نہیں مل پایا کیونکہ سکون ان چیزوں میں نہیں اللہ پاک کے ذِکر میں ہے چنانچہ پارہ 13 سورۂ رَعد کی آیت نمبر 28 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ”سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔“ بے شک محفلِ ذکر میں اللہ، اللہ کرنا بھی ذکر ہے اور اس سے بھی سکون ملتا ہے لیکن صِرف یہی ذکر نہیں بلکہ ذکر کی اور بھی اقسام ہیں: مثلاً ”نماز، قرآنِ پاک کی تلاوت، نعت شریف، تسبیح، نیک لوگوں کے حالات بیان کرنا وغیرہ۔“ (تفسیر صراط الجنان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:114، 1/193 ملخصاً) اگر کوئی سکون چاہتا ہے تو اسے چاہیے اللہ پاک کی بارگاہ میں رجوع کرے اور نمازوں کی پابندی کرے اِن شاءَ اللہ اُسے سکون مل جائے گا۔ یاد رکھیے! اگر آپ اللہ پاک کی بارگاہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر بھاگو گے تو بات خراب ہو جائے گی اور اگر اس کے دروازے پر پڑے رہو گے تو وہ آپ کو نواز دے گا اس لیے کہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ جو اللہ پاک کا ہو جاتا ہے کائنات اس کے تابِع کر دی جاتی ہے اور جو اللہ پاک کے احکامات پر عمل نہیں کرتا اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا دامن چھوڑتا ہے تو وہ اس سے رُوٹھ جاتا ہے اور جب وہ روٹھ جاتا ہے تو لگام کھینچ لیتا ہے اور جب وہ لگام کھینچتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت بچا نہیں سکتی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایمان لانا بہت بڑی سعادت ہے لیکن نیک اعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر ہم نے نیک اعمال نہ کیے اور اللہ پاک نے اپنے کرم سے ہمیں بخش دیا تو یہ ہماری طرف سے بے وفائی ہو گی کہ ہم نے اللہ پاک کی رِضا کے لیے کچھ نہیں کیا حالانکہ ”زمانے بھر کا یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا“

دیکھیے! ہم اللہ پاک کی نعمتیں کھاتے ہیں اور اس کے کرم سے اپنی زندگی گزارے چلے جارہے ہیں لیکن ہم نماز نہ پڑھ کر اس کی نافرمانی کرتے ہیں لہٰذا اگر وہ ناراض ہو گیا اور اس نے ہماری ڈور کھینچ لی تو پھر ہمارا حشر بَڑا بُرا ہو گا یاد رہے! یہ بات تو طے ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان ضرور ایسے ہوں گے جو مَعاذَ اللہ! جہنّم میں داخل کیے جائیں گے، ہم جہنّم کا نام سنتے رہتے ہیں مگر ہم میں سے بہت سوں کو یہ معلوم نہیں ہو گا کہ جہنّم کیا ہے؟ آیئے کچھ جہنّم کا تذکِرہ پڑھئے:

جہنّم کی شدّت اور تمازَت کا عالَم

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دَربارِ دُربار میں حضرت جبرئیلِ امین علیہِ السَّلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نبیِ برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر جہنّم کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں۔ (معجم اوسط، 2/78، حدیث:2583 ملخصًا)
کروڑوں اَربوں مِیل جہنّم ہم سے دُور ہے اس کے باوجود اس کی تَپِش اتنی ہے کہ اگر سوئی کے ناکے کے برابَر اس کو کھول دیا جائے تو ساری مخلوق ہلاک ہو جائے، جو خود اس جہنم میں جائے گا اس کا حال کیا ہو گا؟ حالانکہ ایک قول کے مطابق "جہنّم ساتویں زمین کے نیچے ہے۔" (شرح عقائد نسفیہ، ص249)

جہنّم اِنتہائی سِیاہ ہے

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جہنّم کی آگ ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سُرخ ہو گئی، پھر ایک

ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال بَھڑکائی گئی یہاں تک کہ اب وہ اِنتہائی سیاہ ہے۔(ترمذی،4/266،حدیث:2600)

اندھیرا ہونا بذاتِ خود عذاب ہے، اگر بجلی چلی جائے تو اندھیرا ہونے کے سبب لوگ بے چین و پریشان ہو جاتے ہیں تو یوں اندھیرا خود ایک دَہشت زَدہ کرنے والا ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اتنی خطرناک سیاہ آگ بھی ہوگی! خرابی ہے اس بدنصیب شخص کے لیے جو جہنّم میں جائے گا۔

اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمت سے مایوس مت ہوں، بس آپ اللہ پاک کے فرائض مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کو خوش اُسلوبی کے ساتھ اَنجام دیتے رہیں، اُس کی منع کی ہوئی چیزوں سے باز رہیں اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں، اللہ پاک آپ سے راضی ہو جائے گا اور دونوں جہاں میں آپ کا بیڑا پار ہو گا۔ دیکھیے! ہم اپنے بچّوں سے مَحبّت کرتے ہیں اور مَحبّت کی وجہ سے ان کی ہر فرمائش پوری کرتے ہیں مثلاً اگر ہمارا بچّہ بولے: ابو! مجھے موٹر کار چاہیے تو ہم اُسے کہتے ہیں کہ میرے بیٹے! ایک نہیں دو دِلا دوں گا اور پھر ایک کے بجائے دو چابی والی موٹر کاریں اُس کے لیے مُہیّا کر دیتے ہیں، اِسی طرح اگر ہمارا بچہ بولے: ابو! مجھے سائیکل چاہیے تو ہم محبّت میں اُس کی یہ خواہش بھی پوری کر دیتے ہیں۔

اب ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہم سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبّت کا دم بھرتے اور خود کو عاشقانِ رسول کہلاتے ہیں مگر نمازیں قضا کر دیتے ہیں حالانکہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

اِرشاد فرمایا: جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔(نسائی، ص644، حدیث:3945) دیکھیے! جس سے مَحبت ہوتی ہے اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا لحاظ کیا جاتا ہے لیکن ہم مَحبت کرنے کے باوجود پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا لحاظ نہیں کرتے! صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سچی مَحبت تھی اس لیے وہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَداؤں کو اَدا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے، اس ضمن میں چند واقعات پڑھئے:

وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ زبردست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفٰے کا عملی نَمونہ تھے، ایک بار حضرتِ عُثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے، لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مُسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔

(مسند امام احمد، 1/130، حدیث:415 ملخصًا)

وُضو کرکے خنداں ہوئے شاہِ عثماں   کہا کیوں تَبَسُّم بَھلا کر رہا ہوں؟
جوابِ سُوالِ مُخاطَب دیا پھر   کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کسی کی اَدا کو اَدا کررہا ہوں

حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما مکۂ مکرمہ جاتے ہوئے ایک جھڑبیریا کی شاخوں میں اپنا عمامہ شریف اُلجھا کر کچھ آگے بڑھ جاتے پھر واپس ہوتے اور عمامہ شریف چُھڑا کر آگے بڑھتے۔ لوگوں نے پوچھا: یہ کیا؟ اِرشاد فرمایا: رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا عمامہ

شریف اِس بیر میں اُلجھ گیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِتنی دور آگے بڑھ گئے تھے اور واپس ہو کر اپنا عمامہ شریف چُھڑایا تھا۔(نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرّحمٰن، ص15 ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کس قدر محبت تھی کہ وہ حتّی الاِمکان آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اداؤں کو اپنانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حقیقی محبت تھی لیکن آج ہماری محبت صرف باتوں تک محدود ہے۔ ابھی آپ نے پڑھا کہ حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عمامہ شریف سجائے ہوئے تھے جبکہ ہم نے عمامہ شریف کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے اِس گئے گزرے دور میں عمامہ شریف کی سنّت کو زندہ کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سروں پر عمامے کے تاج سجے نظر آرہے ہیں ورنہ پہلے بہت ہی کم لوگ عمامہ شریف سجاتے تھے۔ یاد رکھیے! ننگے سر رہنے کی صورت جبھی مُیَسَّر آئے گی جب آپ عمامہ شریف پہننا چھوڑ دیں گے کیونکہ عمامہ شریف جیب میں رکھنا مشکل ہے جبکہ ٹوپی جیب میں رکھ لینا آسان ہے۔ بد قسمتی سے عمامہ شریف کی سنت بھی مَفقود ہوگئی حالانکہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے سرِ اَقدس پر عمامہ شریف ٹوپی کے اوپر سجائے رکھا اور اِس کی ترغیب بھی دلائی چنانچہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عمامہ شریف کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔(کنز العمال، 8/205، حدیث: 41902 ملخصًا) نیز ایک مقام پر اِرشاد فرمایا: عمامے باندھو کہ اِس سے تمہارا حِلم بڑھے گا۔
(مستدرک، 5/272، حدیث: 7488)

یادرکھیے! ہمیں حقیقی معنوں میں اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی خُوشنودی (رِضا) جبھی حاصل ہوگی کہ جب ہم اُن کی سیرت پر عمل کریں گے، اَولیائے کرام نے اپنی پوری زندگی سُنتوں کو عام کرنے کے لیے وَقف کررکھی تھی اور وہ حضرات پوری زندگی سنتوں کا درس دیتے رہے جبکہ آج ہم نے عملی طور پر یہ طے کرلیا ہے کہ سنتیں اَپنانے پر سختی سے پابندی ہے۔

کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج لوگ کہتے ہیں: پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ ہمارے گھروں سے بیماری نہیں جاتی، ہمارے گھروں سے بے روزگاری نہیں جاتی، ہمارے یہاں اَولاد نہیں ہوتی، ہمارے یہاں یہ پریشانی ہے اور وہ پریشانی ہے! اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "پتا نہیں کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے جِس کی ہم کو سزا مل رہی ہے" جبکہ حالت یہ ہے کہ چہرے سے داڑھی صاف کرکے اُسے دشمنانِ مصطفےٰ جیسا بنایا ہوتا ہے اور نمازیں بھی بالکل نہیں پڑھتے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے گھر سے بیماریاں، بے روزگاریاں، بے اولادیاں اور پریشانیاں دُور ہوں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں پر عمل کیجیے اور پابندی سے نمازیں پڑھیے۔ اِن شاءَ اللہ آپ کو ذہنی اور دِلی سُکون حاصل ہوگا اور آپ کا گھر امن وخوشحالی کا گہوارابن جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
06	موت کے وقت دی جانے والی تین سزائیں	01	دُرُود شریف کی فضیلت
		01	میں نے ایسا کیوں کیا؟
06	قبر میں دی جانے والی تین سزائیں	02	بے نمازیوں کے لیے جہنّم کی خوفناک وادی
07	قیامت میں ملنے والی 3 سزائیں		
09	سُکون اللہ پاک کے ذِکر میں ہے!	03	ہولناک کنواں
12	جہنّم کی شدّت اور تمازَت کا عالَم	03	دُنیوی کُنواں
13	جہنّم اِنتہائی سِیاہ ہے	04	بغیر گوشت کے چہرے
13	اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہ ہوں	04	بے نمازی کے لیے نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نَجات
14	وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے		
15	کسی کی اَدا کو اَدا کر رہا ہوں	05	بے نمازی کی 15 سزائیں
16	کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے!	06	دنیا میں ملنے والی پانچ سزائیں

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کودے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net